Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

بجز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۷ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۳۰ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔ آپ آج صبح لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز

"لازمی چندہ جات
لازمی ہیں بہر حال آپ
کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت
اور
خصوصی دعاؤں کی تحریک

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن انگلستان کے مرسلہ کیبل گرام سے معلوم ہوا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا جو آجکل یورپ اور امریکہ کے نجی دورہ پر ہیں) ۲۸ ستمبر بروز جمعہ لندن میں آپریشن ہونا تھا ۔ آپریشن کی نوعیت کے متعلق کیبل گرام میں کوئی وضاحت نہیں۔

احباب جماعت درد دل الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ دورہ مکمل فرمانے کے بعد کامل صحت و عافیت اور سلامتی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

بحرِ حکمت کے موتی جَوَامِعُ الْکَلِمِ جَوَاهِرُ الْکَلَام

اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلّق اُسوقت پیدا ہوتا ہے جب انسان پورا وفادار ہو

اگر کوئی شخص اللہ کی محبت میں ذوق و شوق حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ صحیح علم حاصل کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (النور آیت ۳۶)

ترجمہ :- اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی (یعنی سب برکتیں دنیا میں خدا تعالیٰ کے تعلق سے پیدا ہوتی ہیں۔)

(۲) یٰۤاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۞ (الانشقاق آیت ۷)

ترجمہ :- اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے (اور) پھر اس سے ملنے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا تَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

(مسلم کتاب الذکر)

ترجمہ :- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے) اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں۔ جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قوّتِ ذوق و شوق علم سے پیدا ہوتی ہے جب تک علم اور معرفت نہ ہو کیا ہو سکتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا میں یہ بھی ایک سِر ہے کیونکہ جس قدر آپؐ کا علم وسیع ہوتا گیا اسی قدر آپؐ کی معرفت اور آپؐ کا ذوق و شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اسے ذوق و شوق پیدا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے اور یہ علم کبھی حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی تازہ بتازہ تجلیات کا ظہور مشاہدہ نہ کرے"

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح اور سچا تعلق اسوقت پیدا ہوتا ہے جب انسان پورا وفادار اور مخلص ہو۔ جو شخص وفادار نہیں اگر وہ ہر روز اسقدر روتا ہے کہ اسکے آنسوؤں کا ایک چھپڑ لگ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکی کوئی قدر نہیں ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمہارا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفاداری کا نمونہ ہو"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰۰-۴۰۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی ہجری کب ختم ہوگی؟

روزنامہ "آفتاب" (ملتان) کا ایک سلسلۂ مضامین

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

روزنامہ "آفتاب" (ملتان) نے اپنی ۸؍ ستمبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت سے "کیا ظہورِ مہدی قریب ہے" کے زیرِ عنوان ایک مفید اور تحقیقی سلسلۂ مضامین جاری کیا ہے۔ فاضل مقالہ نگار کا قلمی نام "طغرل ترکمان" ہے۔ اور اس سلسلہ کی چار پہلی قسطیں ہمارے سامنے ہیں۔ پہلی قسط کا آغاز درج ذیل الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"چودھویں صدی پوری ہونے والی ہے۔ ان ایام کے خاتمے تک جو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر پورے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے (اپنے انبیاء مرسلین علیہم السلام اور ان پر وحی کے ذریعے) دنیا میں جو کچھ پیش آنا تھا پہلے ہی بیان کر دیا تھا اور چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کو حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اسلام کے عروج مکمل کا دور قرار دیا تھا۔ اس بارے میں قرآن مجید اور احادیث نبوی میں جو علامات بیان کی گئی تھیں اور قدیم آسمانی صحائف میں جو کچھ بتایا گیا تھا وہ تقریباً ساری علامتیں پوری ہو چکی ہیں"

پھر لکھا ہے کہ

"چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے تذکروں میں اور نئے دور کے آغاز کے استقبال کی ہمہ گیر و عظیم الشان تیاریوں کے باوجود کہیں سے کسی طرف سے، کسی کی زبان اور کسی کی قلم سے اس ربانی کی طرف اشارہ نہیں کیا جا رہا ہے۔ رب العزت نے حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے چودھویں صدی کے آغاز کے دوران ایک عالمی اسلامی رہنما، ایک مجدد دین، ایک امام آخرالزمان اور بنی نوع انسان کے ایک آخری اور قطعی نجات دہندہ یعنی مہدی کے بارے میں عنایت فرمایا تھا"۔

اس حیرت انگیز اعتراف حق کے بعد جناب "طغرل ترکمان" کے قلم سے سہواً یہ لکھا گیا ہے کہ:۔

"ہم اول صدی ہجری کے خاتمہ میں صرف اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں"

یہ فقرہ تین اقساط میں نہایت جلی حروف میں شائع کیا گیا ہے اور پورے سلسلہ مضامین کی فوری اور بنیادی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔ لیکن ہم نہایت ادب کے ساتھ عرض کریں گے۔ کہ یہ ایک ایسی تاریخی فروگزاشت ہے۔ جس کی توقع کسی دانشور اور مفکر و محقق سے نہیں کی جا سکتی۔

اسلامی تقویم کے ماہر بلکہ ابجد خواں بھی جانتے ہیں کہ چودھویں صدی ہجری یکم محرم ۱۳۰۱ھ بمطابق ۲؍ نومبر ۱۸۸۳ء کو شروع ہوئی اور اس کا اختتام ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کو بتاریخ ۸؍ نومبر ۱۹۸۰ء پورے ایک سو سال کے بعد ہوگا۔ جیسا کہ ممتاز مصری عالم فلکیات محمد مختار پاشا کی کتاب "التوفیقات الالہامیہ" (مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ) اور مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی کی کتاب "تقویم تاریخی" (مؤلفہ علامہ عبد القدوس ہاشمی) سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق کی رو سے چودھویں صدی ہجری کا آخری دن قطعی طور پر ۸؍ نومبر ۱۹۸۰ء بنتا ہے۔

پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اس کا ہمیں شایانِ شان استقبال کرنا ہے۔ یہ مبارک صدی اگلے سال یکم محرم ۱۴۰۱ھ کو افقِ عالم پر نمودار ہوگی اور شمسی یا گریگوری کیلنڈر کے اعتبار سے اس صدی کا سورج ۹؍ نومبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار طلوع ہوگا۔ جس کے بعد رفتہ رفتہ تمام دنیا پر انوار قرآنی محیط ہو جائیں گے۔ آخر توحید کی فتح ہوگی اور نئی زمین اور نیا آسمان ہوگا ۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

خاک ہو کر بھی کیمیا ہیں ہم

آ بتائیں تجھے کہ کیا ہیں ہم — شاہِ بطحا کی خاکِ پا ہیں ہم
پاک و ہندوستاں ہی میں نہیں — ساری دنیا میں جابجا ہیں ہم
خاتم الانبیاء ہے جن کا لقب — ان کے دربار کے گدا ہیں ہم
کام اپنا ہے دین کی تبلیغ — حق پرست و حق آشنا ہیں ہم
جن سے قوموں نے برکتیں پالیں — وہ غلامانِ مصطفےٰ ہیں ہم
جس کو قرآن سے محبت ہے — اُس پہ سو جان سے فدا ہیں ہم
اُمتی ہیں رسولِ رحمت کے — اہلِ ایمان و اتقا ہیں ہم
کفر و باطل کو دے رہے ہیں شکست — موسیٰ وقت کا عصا ہیں ہم
کچھ نہیں واسطہ سیاست سے — دین اور ملک پر فدا ہیں ہم
احمدی ہیں بفضلِ ربِ رحیم — جاں نثارانِ میرزا ہیں ہم
ہے نہاں ہم میں اک نئی دنیا — نئی دھرتی نیا سما ہیں ہم
مقصدِ زندگی ہے خدمتِ خلق — کشتیٔ دیں کے ناخدا ہیں ہم
آزما لے وہ جس کا جی چاہے — مظہرِ شانِ کبریا ہیں ہم
ربِ کعبہ کی عظمتوں کی قسم — پیروکارانِ مجتبیٰ ہیں ہم

صاف گوئی ہمارا شیوہ ہے
مثلِ آئینہ با صفا ہیں ہم

گلشنوں کا نکھار ہیں ہم لوگ — اہلِ عالم کے مقتدا ہیں ہم
مژدۂ آمدِ امامِ زماں — دے رہے سب کو برملا ہیں ہم
ظلمتیں جس سے چھٹتی جاتی ہیں — شمعِ احمدؑ کی وہ ضیا ہیں ہم
ہے زباں پر وہی جو دل میں ہے — صاف طینت ہیں بے ریا ہیں ہم
بھولے بھٹکے بشر ادھر آجا — تیرے ہر درد کی دوا ہیں ہم
نورِ اسلام سے جو رخشاں ہے — وہ ضیا بارِ آئینہ ہیں ہم

شاہِ یثرب کے فیض سے صدیق
خاک ہو کر بھی کیمیا ہیں ہم

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گم کردہ راہ اقوام کی ہدایت کے لئے آسمانی طریق کار

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

روزنامہ "مشرق" مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۷۹ء میں جناب قاضی محمد کفایت اللہ صاحب ایم۔ اے کا ایک گراں قدر مضمون بعنوان — "قرآن نے گم کردہ راہ اقوام کو قوم الضالین کہا ہے" — اشاعت پذیر ہوا ہے۔ اس مضمون کا نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے اور نماز سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ اسلئے ہر نمازی کا فرض ہے کہ وہ سورہ فاتحہ کے مضامین کے مفہوم و ترجمہ اور مقصود و منتہیٰ سے باخبر ہو تاکہ اس کو یہ معلوم ہو کہ وہ پڑھتا کیا ہے؟ اور خصوصاً اس کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ جو یہ دعا مانگتا ہے کہ مجھے مغضوب و ضالّین میں سے نہ بنا تو "کتاب اللہ کے نزدیک ضلال کا عمل کیا ہے اور ضالّوں کی پہچان اس لے کیا بتائی ہے؟"

لطف یہ ہے کہ جناب قاضی صاحب نے "الضالّین" کی قرآنی حقیقت کو منظرِ عام پر لانے کے لئے قرآنِ مجید سے بعض وہ آیات بھی پیش فرمائی ہیں جن میں لفظ "ضلال" اور "ضلال مبین" اور "ضلال بعید" کی قرآنی اصطلاحوں کو بیان فرمایا گیا ہے اور اِس طرح آپ نے قوم الضالّین کی قرآنی علامتوں کو بیان کرنے کے لئے ایک مستحسن کام کیا ہے بلکہ اپنی دانست اور علم کے مطابق قوم الضالّین کو راہِ ہدایت پر گامزن کرنے کے لئے ایک طریق کار بھی تجویز فرمایا ہے یہ الگ بات ہے کہ ان کا پیش کردہ طریقِ کار قرآن مجید کے پیش کردہ طریقِ کار سے مناسبت و مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟

آیئے! ہم یہ عرض کہ جناب قاضی صاحب نے قوم "الضالّین" کو شناخت کرنے کے لئے لفظ ضلال کی کون سی تشریح بیان کی ہے؟

(۱) جناب قاضی صاحب قرآنی آیت ۳۲/۳۱ کا ترجمہ — "وہ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں تو کیا پھر دوبارہ ہمیں زندہ کیا جائے گا"۔ لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سے معلوم ہوا کہ ضلال کسی قوم کی وہ حالت ہے کہ جب وہ زوال و انتشار کی زد میں آکر یا تو اپنی مرکزیت سے بالکلیہ محروم ہو جائے اور اس طرح اس کا وجود ہی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے یا وہ اپنے مخالفین کی دستبرد کے ہاتھوں اپنے قومی تشخّص اور ملّی تقاضوں کی ادائیگی سے عاجز آجائے"۔

(۲) پھر آپ قرآنی آیت ۱۳/۱۴ کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس مقام سے ایسے ہی سرسری انداز میں آگے نہیں بڑھ جانا چاہیئے بلکہ انتہائی سنجیدگی و متانت سے اس مقام پر تدبّر و تفکّر کرنا چاہیئے کیونکہ اس مقام پر کافران افراد اور جماعتوں کو ٹھہرایا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت اور اس میں پیدا کردہ وسائل اور نافذ کردہ قوانین کو نظر انداز کر کے یونہی دعاؤں پر دعائیں مانگتے جاتے ہیں (اور) انہیں اتنا بھی شعور نہیں ہوتا کہ ابھی کل جو دعائیں مانگی تھیں ان کا آج کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے؟ فرمایا گیا ہے کہ صرف کافر ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی دعائیں ناکام و نامراد رہتی ہیں۔ اب اگر ہماری عزیز ترین تمنّاؤں اور نفیس ترین دعاؤں اور التجاؤں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو ہمیں انتہائی توجہ سے اس مسئلہ پر غور و خوض کرنا چاہیئے"۔

اور اب آیئے! "ضلال مبین" اور "ضلال بعید" کی قرآنی اصطلاحوں کی طرف! کہ جناب قاضی صاحب ان کی روشنی میں قوم "الضالّین" کی کون سی علامتیں سپردِ قلم کرتے ہیں؟

(۳) جناب قاضی صاحب آیہ کریمہ —

"وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَاءُ أُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ" —

(احقاف ع ۴) کا تفصیلی ترجمہ لکھنے کے بعد اس سے حسبِ ذیل امور کا استنباط فرماتے ہیں:۔

(نمبر ۱) "کیا ہم خالص کتاب اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں؟ یا جو اپنے آپ کو خالص کتاب اللہ کے غلبہ و استحکام کے مشن کے لئے وقف کر چکے ہیں ہم ان کے ساتھ مل کر ان کے لئے تقویت و تائید کا سبب بنے ہیں یا نہیں؟

(نمبر ۲) کہیں ہمارا وقت سعی اور سرمایہ اس قوت کے خلاف تو استعمال نہیں ہو رہا جو خالص کتاب اللہ کے غلبہ و نفاذ اور ترویج و تبلیغ کے لئے برپا ہو چکی ہے؟

(نمبر ۳) کیا ہم ہی تو وہ بدنصیب گروہ نہیں ہیں جو علماً یا عملاً کتاب اللہ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے انجام کار ناکامی و نامرادی۔ ذِلّت و رسوائی خسارے اور نقصان سے دوچار ہونے والے ہیں؟

ان میں سے ہر سوال ہم سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے لہٰذا ہمیں اپنے حال اور مستقبل کا جائزہ لیتے وقت ان .... کا کتاب اللہ ہی کی رُو سے کوئی واضح دو ٹوک اور مثبت تسلّی بخش جواب حاصل کر لینا چاہیئے"۔

(۴) پھر آپ [illegible] کا ترجمہ نذرِ قارئین کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس مقام سے واضح ہے کہ عربوں کی نزولِ قرآن سے قبل کی زندگی کو ضلال مبین قرار دیا ہے ہمیں بھی آج اپنا جائزہ لینا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا ہم بھی آج عربوں کے ان حالات میں تو نہیں گھر گئے جن میں وہ نزولِ قرآن سے قبل مبتلا تھے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں اس کے تدارک کی فکر کرنی چاہیئے"۔

(۵) اور آخر میں آپ قرآنی اصطلاح — "ضلال بعید" — کی وضاحت کے لئے سورہ حج کی آیت ۱۲ کا ترجمہ تحریر کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر کتاب اللہ نے جس گراں قدر حقیقت کا انکشاف کیا ہے اسے تاریخِ مذاہب اور انسانی نفسیات میں جو مقام حاصل ہے اسے اشاراتی انداز اور اسلوب میں بیان کرنا اس سے بے انصافی ہوگی اس لئے مختصراً عرض ہے کہ اس مقام پر کتاب اللہ نے اقوام کی اس حالت کو جس میں ان کے خود ساختہ معبود اور وضع کردہ اعمال و عقائد بالکل بانجھ پن کا شکار ہو جاتے ہیں کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی جب اقوام میں مذہبی اشخاص اور مذہبی اعمال ہر دو ملّت کے بناؤ و بگاڑ میں قطعاً ناکارہ و بے اثر ہو جاتے ہیں۔ مذہبی اشخاص پر تقدّس اور مذہبی اعمال پر جمود و تقلید کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے زندگی کے ارتقائی سفر میں حرکت و حرارت پیدا کرنے اسے تعمیری رُخ پر ڈالنے۔ اس میں نت نئے اضافے کرنے اور اس میں وسعت و کشادہ پیدا کرنے کے ہر آن وسعت پذیر امکانات تلاش کرنے سے یہ بالکلیہ محروم ہو جاتے ہیں۔ مذہبی اشخاص و اعمال کا ڈھانچہ تو قائم رہتا ہے مگر مقصود و مطلوب مذہب جو اس کائنات میں صحیح و صحت مند اندازِ زیست ہے وہ اس سے بالکل الگ تھلگ ہو جاتے ہیں ہمیں خود اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ یہ ہماری ہی تصویر تو نہیں جو کتاب اللہ کے اس آئینہ میں صاف دکھائی دے رہی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کتاب اللہ کی رُو سے کسی قوم کے لئے ضلال وہ حالت ہے جس میں وہ اپنے مرکز و محور (کتاب اللہ) سے ہٹ کر اِدھر اُدھر کی شخصیات اور اپنے خود ساختہ اور خود وضع کردہ عقائد و اعمال کی گرداب میں اس بُری طرح گرفتار ہو جائیں کہ جس سے نکل سکنے اور نجات پالنے کے تمام راستے مسدود ہو جائیں۔"

(روزنامہ مشرق ۵ ستمبر ۱۹۷۹ء)

جناب قاضی کفایت اللہ صاحب ایم اے نے اپنے اِس گراں قدر مقالہ میں — جو انہوں نے "تحریک تعمیر انسانیت" کے زیرِ اہتمام ان کے ہفتہ وار اجتماع میں انہی کے ہال میں پیش فرمایا ہے — قوم "الضالین" کی جو علامتیں بیان کی ہیں ان کے ضمن میں غور طلب بات یہ ہے کہ اس قوم "الضالین" کو راہِ ہدایت پر لانے کے لئے قرآن مجید کون سا طریق کار پیش فرمایا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ اِس بارے میں جناب قاضی صاحب نے جو طریقِ کار پیش فرمایا ہے وہ پوری طرح قرآن مجید کے پیش کردہ طریقِ کار سے مطابقت و موافقت نہیں رکھتا۔

آئیے اہم جناب قاضی صاحب کا طریقِ کار آپ کی خدمت میں پیش کریں۔

جناب قاضی صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"اس (ضلال) کے تدارک کا ذریعہ اور وسیلہ بھی اس مقام (۶۲/۲) میں واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیات محکمات سے تمسک اختیار کرنا۔ انہیں اپنے لئے ہادی و راہنما قرار دینا۔ ان آیات پر عمل کر کے روز ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال کر اپنی ذات اور اپنے معاشرہ کو پاکیزہ و نشوونما یافتہ بنانا۔ کتاب خدا کی تعلیمات اور احکامات کے فکر و فلسفہ اور حکمت و غایت کی بنیاد پر اپنے ہاں تعلیمی و ثقافتی نظام میں بنیادی تبدیلیاں لانا۔"

پھر لکھتے ہیں :-

"ایسی تباہ کن حالت سے اگر نجات کی کوئی بھی صورت ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ قوم اپنے آپ کو کتاب اللہ کے حوالے کر دے۔ اپنے اوپر کتاب اللہ کے احکام و ہدایات کو حاکم بنائے۔ ایسا کرنے کی صورت میں اس کی تمام بدحالیوں کا نہ صرف علاج ہو سکتا ہے بلکہ اپنی تمام ہم عصر اقوام کے لئے بھی وہ قوم نور و ہدایت کا مینار ثابت ہو سکتی ہے۔"

محترم قاضی صاحب نے یہ بالکل درست لکھا ہے کہ قرآن مجید کی آیت ۶۲/۲ میں مسلمانوں کو اس "ضلال مبین" کے تدارک کا ذریعہ اور وسیلہ واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ وہ اس ذریعہ اور وسیلہ کو پورے طور پر صحیح اور کامل رنگ میں سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اس مقام پر صاف یہ فرمایا گیا ہے — "ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ" (سورہ جمعہ)

کہ خدا تعالیٰ نے عربوں کو "ضلال مبین" سے بچانے کے لئے انہی میں سے ایک عظیم الشان رسول بھیجا تھا جو ان کو خدا تعالیٰ کی آیات سُناتا تھا اور ان کا تزکیہ کرتا تھا اور ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا تھا۔

ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیہ کریمہ اِس امر کا روشن ثبوت ہے کہ وہ قوم جو "ضلال مبین" کا شکار ہو چکی ہو اس کو محض کتاب اللہ راہ ہدایت پر نہیں لا سکتی بلکہ اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے ایک — "رَسُوْلًا" — کی جو — "یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ" — کے مطابق ان کو خدا تعالیٰ کی قادر و توانا ہستی کے زندہ نشانات پیش کرے اور ان کی دینی و دنیاوی آلائشوں کو دُور کر کے کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف اس ذوالفقار تلوار کی مانند ہے (جو) .... ایک بہادر کے دست و بازو کی محتاج ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ" پس قرآن سے جو تزکیہ حاصل ہوتا ہے اس کو اکیلا بیان نہیں کیا بلکہ وہ نبی کی صفت میں داخل کر کے بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام یونہی آسمان پر سے نازل نہیں ہوا بلکہ اس تلوار کو چلانے والا بہادر ہمیشہ ساتھ آیا ہے جو اس تلوار کا اصل جوہر شناس ہے۔ لہذا قرآن شریف پر سچا اور تازہ یقین دلانے کے لئے اور اس کے جوہر دکھلانے کے لئے اور اس کے ذریعہ سے اتمام حجت کرنے کے لئے ایک بہادر کے دست و بازو کی ہمیشہ حاجت رہی ہے اور آخری زمانہ میں یہ حاجت سب سے زیادہ پیش آئی کیونکہ دجّالی زمانہ ہے اور زمین و آسمان کی باہمی لڑائی ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس حقیقتِ ثابتہ کو ہمارے سامنے رکھا ہے قرآن مجید سے اس کی جابجا تصدیق ہوتی ہے۔ خود سورہ فاتحہ اور سورہ جمعہ کی زیرِ نظر آیات کی جو تفسیر آقائے دو جہان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے مگر اس کو بیان کرنے سے قبل میں قرآن مجید کی وہی آیت پیش کرنی ضروری سمجھتا ہوں جس میں اس حقیقت ثابتہ کو بطور ایک بنیادی اصل کے پیش کیا گیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے — وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَھُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ (صافات ع۲)

کہ جب بھی پہلی قوموں کی اکثریت نے "راہِ ضلال" اختیار کیا تو ہم نے ان کو ہدایت پر لانے کے لئے ان میں اپنے منذر بھیجے تھے۔

اور اب آئیے! سورہ فاتحہ اور سورہ جمعہ کی زیرِ نظر آیات کی اس تفسیر کی طرف! جو آقائے دو جہان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

(ا) حدیث ترمذی سے ثابت ہے کہ حضور ؐ نے مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے مراد عیسائی لئے ہیں اور پھر کتب احادیث میں بکثرت روایات موجود ہیں جن میں حضور ؐ نے تصریح فرمائی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب میری اُمت یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلے گی اور انہی کی طرح گمراہ ہو جائے گی چنانچہ جب وہ اس درجہ گمراہ ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ ان کو دوبارہ راہِ ہدایت پر لانے کے لئے ان میں مہدی معہود اور مسیح موعود کو بھیجے گا۔

(ب) سورہ جمعہ کی زیرِ نظر آیت کے متعلق احادیث سے ثابت ہے کہ جب اس سے اگلی آیت — "وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ" — اُتری تھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے استفسار پر آپ نے فرمایا تھا۔ "لو کان الایمان معلّقًا بالثریا لنالہ رجال من ھٰؤلاء" اور ایک روایت میں الایمان کی جگہ القرآن ہے جس کا مطلب ہے کہ جب ایمان (اور دوسری روایت کے مطابق قرآن) دُنیا سے اُٹھ کر ثریا نشین ہو جائے گا تو اس کو حضرت سلمان فارسی کی قوم کا ایک فردِ کامل یا کم از کم تین افراد ضرور دُنیا میں واپس لے آئیں گے (اور حقیقت میں وہی فردِ کامل مہدی معہود تھا)۔

پس سورہ فاتحہ اور سورہ جمعہ کی اِن آیات کی وہ تفسیر جو ہادئ برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ جب بھی مسلمان ضلال مبین اور ضلال بعید کے گرداب میں پھنس جائیں گے تو وہ خود بخود اس سے نہ نکل سکیں گے بلکہ ان کو اس سے نکالنے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک "رجلِ فارس" کو مہدی معہود اور مسیح موعود بنا کر دُنیا میں مسلمانوں کی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے بھیجا جائے گا۔

پس اِن حالات میں جناب قاضی کفایت اللہ صاحب ایم۔ اے کی یہ دعوتِ فکر قابلِ توجہ ہے کہ

"اگر ہماری عزیز ترین تمناؤں اور نفیس ترین دعاؤں اور التجاؤں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو ہمیں انتہائی توجہ سے اِس مسئلہ پر غور و خوض کرنا چاہیئے۔"

(نمبر۱) "کیا ہم اپنے آپ کو خالص کتاب اللہ کے لئے وقف کر چکے ہیں؟ یا جو اپنے آپ کو خالص کتاب اللہ کے غلبہ و استحکام کے مشن کے لئے وقف کر چکے ہیں ہم ان کے ساتھ مل کر ان کے لئے تقویت و تائید کا سبب بنے ہیں یا نہیں؟"

(نمبر۲) "کہیں ہمارا وقت، سوچ اور سرمایہ اس قوت کے خلاف تو استعمال نہیں ہو رہا جو خالص کتاب اللہ کے غلبہ و نفاذ اور ترویج و تبلیغ کے لئے برپا ہو چکی ہے۔"

(نمبر۳) "کیا ہم ہی تو وہ بدنصیب گروہ نہیں ہیں جو علماً یا عملاً کتاب اللہ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے انجام کار ناکامی و نامرادی، ذلت و رسوائی خسارے اور نقصان سے دوچار ہونے والے ہیں؟"

خدا کرے کہ اگر سب مسلمانوں کو نہیں تو بعض کو ہی یہ سوچنے کی توفیق نصیب ہو۔ اللّٰھم آمین

والسلام مع الاکرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۸۴ سال پہلے: ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء

سکھوں کے مذہبی پیشوا باباگورونانکؒ کے مسلمان ہونے کا انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدائی القاء کے تحت ڈیرہ بابا نانکؒ کا تاریخی سفر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برّ صغیر پاک و ہند کے نامور مسلمان لیڈر اور اہل قلم مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک ایسا شخص قرار دیا تھا جو کہ "مذہبی دنیا کے لئے زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔" مولانا آزاد کی یہ بات اس لئے صحیح تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اسلام کے جملہ فرقوں کی اصلاح ہی نہیں کی بلکہ عیسائیت ہندومت اور بدھ مت وغیرہ سبھی مذاہب کو للکارا اور زبردست دلائل و براہین سے ان پر اسلام کی حقانیت واضح کی۔ اسی طرح آپؑ نے سکھ مت کے پاؤں تلے سے بھی یہ انکشاف کر کے زمین کھسکا دی کہ سکھوں کے مذہبی پیشوا حضرت باباگورونانک رحمتہ اللہ علیہ ایک مخلص اور موحد مسلمان تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتے تھے۔ سکھ مت کے بارے میں اس تہلکہ خیز انکشاف کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دوم کے ص ۳۵۱ تا ص ۳۵۴ پر درج ہے۔

آسمانی اطلاع

اس عظیم الشان انکشاف کی بنیاد دراصل خدا تعالیٰ کے القاء پر تھی۔ حضور علیہ السلام نے تقریباً ۱۸۷۸ء میں ایک کشف میں حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مسلمان کی شکل میں دیکھا تھا۔ اور آپ کو بتایا گیا کہ حضرت بابا نانکؒ نے بھی آپؑ ہی کی طرح اسلام کے چشمہ صافی سے پانی پیا ہے حضور کو یقین کامل تھا کہ ایک دن خدا تعالیٰ خود اس کشف کے واقعات کی تصدیق فرما دے گا۔ چنانچہ اس کا سامان یوں ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں حضرت بابا نانکؒ صاحب کا ایک چولہ محفوظ ہے۔ اس کے متعلق سکھ احباب اپنی کتب میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ چولہ آسمان سے بابا صاحبؒ کے لئے اترا تھا۔ قدرت کے ہاتھ سے تیار ہوا اور قدرت ہی کے ہاتھ سے حضرت بابا صاحبؒ کو پہنایا گیا۔ حضرت اقدس کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ نے مفصل تحقیقات کے لئے اپنے چار مخلص خدام کو ڈیرہ بابا نانک بھیجا۔ ان احباب میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کلانوری۔ منشی تاج الدین صاحب اکونٹینٹ دفتر ریلوے لاہور۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے اور میاں عبدالرحمٰن صاحب لاہوری شامل تھے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سچ مچ وہاں پر کابلی مل کی اولاد کے پاس ایک چولہ موجود ہے۔ جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایسا ہی کئی اور آیات بھی مرقوم ہیں۔

وفد نے آکر حضورؑ کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور نے اس چولہ کو خود ملاحظہ فرمانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ حضور نے استخارہ فرمایا اور اس کے بعد آج سے ٹھیک ۸۴ سال پہلے ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو بروز سوموار حضور علیہ السلام صبح سویرے دس خدام کے ہمراہ بٹالہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس تاریخی سفر میں حضور کے ساتھ جو خدام تھے۔ ان میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اوّل)، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی، شیخ رحمت اللہ صاحب گجراتی منشی غلام قادر صاحب فصیح مرزا ایوب بیگ صاحب کلانوری، شیخ عبدالرحیم صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب، اور حضرت شیخ حامد علی صاحب شامل تھے۔

یہ سفر یکوں پر ہوا۔ حضرت اقدس اور میر محمد اسمٰعیل صاحب یکے پر سوار تھے۔ حضور قریباً دس بجے ڈیرہ بابا نانک پہنچے اور وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے آرام کیا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے چولہ کو دیکھنے کا ایسا زریں موقع میسر ہوا کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ کسی اور شخص کو اس سے پہلے تمام چولہ کو بہ تمام و کمال دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ حضور علیہ السلام کے وہاں پہنچنے پر وہ چولہ کھولا گیا۔ جس پر قریباً تین سو کے قریب یا کچھ زیادہ رومال لپیٹے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس جب جا کر بیٹھے تو کتنی ہی دیر تک وہ رومال ہی اترتے رہے۔ پھر وہ کپڑا نمودار ہوا۔ جو چولہ صاحب کے نام سے موسوم ہے۔ درحقیقت یہ نہایت مبارک کپڑا ہے جس میں زری کے کام کی بجائے آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں یہ کپڑا دکھلانے والوں کو کچھ شرم دامن گیر ہوتی ہے کہ وہ حتی المقدور نہیں چاہتے تھے کہ لوگ اس چولہ کی اصل حقیقت سے اطلاع پائیں۔ کیونکہ جو عقیدہ باباصاحب نے اس چولے پر تحریر کیا ہے وہ ہندو مذہب کے بالکل مخالف ہے مگر چونکہ یہ ناخواندہ محض ہیں۔ اس لئے کچھ طمع دینے سے دکھلا دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے جب دیکھنا چاہا۔ تو اوّل تو انہوں نے صرف لپٹا ہوا کپڑا دکھایا۔ مگر کچھ تھوڑا سا کنارہ اندر کی طرف۔ نمودار جس کے حروف مٹے ہوئے تھے اور پشت پر ایک اور کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ چولہ دکھانے والے بڈھے بیدی نے جو کہ باباصاحبؒ کی اولاد سے تھا کہا اس کے الفاظ قدرت کے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں۔ تب حضورؑ نے بہت اصرار سے کہا کہ یہ حروف ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔

پردہ اٹھتا ہے

تب حضور کے اصرار پر اس نے تھوڑا سا پردہ اٹھایا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ پھر اس بڈھے نے چاہا کہ کپڑا بند کر دے مگر پھر اس سے زیادہ اصرار کیا گیا۔ تو چونکہ سبھی اصرار کرنے والے معززین تھے اس بڈھے نے ذرا سا پردہ اٹھایا تو ایک گوشہ نکلا جہاں موٹے قلم سے بہت جلی اور خوشخط لکھا ہوا تھا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پھر اس بڈھے نے دوبارہ بند کرنا چاہا۔ مگر فی الفور شیخ رحمت اللہ صاحب نے تین روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے جن میں سے دو روپیہ ان کے اور ایک روپیہ مولانا محمد احسن صاحب کی طرف سے تھا۔ اور شیخ صاحب اس سے پہلے بھی چار روپے دے چکے تھے تب اس بڈھے نے ذرا سا پردہ اٹھایا یک دفعہ سب کی نظر ایک کنارے پر جا پڑی جہاں لکھا ہوا تھا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی سچا دین اسلام ہی ہے اور کوئی نہیں۔ پھر اس بڈھے میں کچھ خفیف خاطر پیدا ہو گئی۔ تب پھر شیخ صاحب نے فی الفور دو روپیہ مولانا حکیم نورالدین صاحب کی طرف سے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور پھر اس کے خوش کرنے کے لئے شیخ صاحب نے چار روپیہ اور اپنی طرف سے بھی دے دیئے اور ایک روپیہ ایک اور مخلص دوست کی طرف سے دیا۔ تب یہ سب روپے پا کر بڈھا خوش ہو گیا۔ اور سب حجاب چولہ صاحب بے تکلف دیکھنے لگے یہاں تک کہ کئی پردے اپنے ہاتھ سے بھی اٹھا دیئے۔ دیکھتے دیکھتے ایک جگہ یہ لکھا ہوا نکل آیا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

پھر شیخ صاحب نے اتفاقاً دیکھا کہ چولہ کے اندر کچھ گرد و غبار سا پڑا ہے تب انہوں نے بڈھے کو کہا کہ چولہ اس گرد سے صاف کرنا چاہئے۔ لاؤ ہم ہی صاف کر دیتے ہیں۔ یہ کہہ کر باقی تہیں بھی اٹھا دیں اور ثابت ہو گیا کہ سب جگہ پر قرآن ہی لکھا ہوا ہے اور کچھ نہیں۔

بابا نانک کے اس تاریخی چولہ کی شہادت سکھوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب ست بچن تصنیف فرمائی۔ جو نومبر ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی۔ اس میں حضرت بابا نانک کی زندگی کی دیگر تفاصیل بیان کر کے حضور نے ثابت فرمایا کہ حضرت نانک صاحب مسلمانوں کے ایک ولی تھے۔ اس انکشاف نے سکھ مت کے ایوانوں میں تہلکہ مچا دیا۔

مرتبہ: ابو یوسف سہیل شوق

احباب الفضل کو اشتہار دے کر…

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نادہند لجنات ۔ پاکستان

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر سے ختم ہو رہا ہے۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ سارا سال مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے کوئی چندہ نہیں موصول ہوا۔ لجنات فوراً اپنا چندہ بھجوائیں۔ اور ان کی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ جائزہ لے کر مجھے مطلع فرمائیں کہ کیا وجہ ہے کہ ان لجنات میں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اور چندہ لجنہ بھی نہیں آ رہا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع جھنگ

بستی وریام
ٹھی اوڈ
گھوگھڑی والا
ٹھٹھہ شیرے دا
عنایت پور
ٹھٹھہ سندرانہ
پکا نسوانہ
چک ۳۲۴
چک ۲۹۷
کوڑو والا
ٹھٹھہ سکندریہ
باگڑ
چک ۲۲۵
چک ۲۹۷
کالروالی
چک ۵ ۳ ایل شورکوٹ

ضلع فیصل آباد

تاندلیانوالا
چک ۲۹۶ ج ب
چک ۶۸ ج ب لیلاں
چک ۲۶۶ کھرڑیانوالہ
چک ۵۹۱ ج ب گنگا پور
" ۱۰۲ بڈھے والا
" ۲۰۸ چوہدری والا
" ۳۷ کلیانوالا
" ۱۰۹ ہرورڑ والا
" ۵۸ ٹکڑہ
" ۲۸۷
" ۷۶
" ۲۷ ج ب کلاں
" ۲۵۲
" ۱۲۵ لدھڑ
چک ۱۲۷ ر ب بہلول پور
" ۱۴۶ کھیوڑہ
" ۲۴۳ گ ب کلیانوالا
" ۲۵۳ اکال والی
" ۲۳۰ اعادہ
" ۲۷۶ گوکھووال
" ۱۷۴ گ ب
" ۹۴ ج ب
" ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو
" ۶۸ ج ب دھول ماجرہ
" ۲۲۶ ج ب
" ۶۰ ج ب شہباز پور
" ۶۷ ج ب ماہل کلاں
" ۵۵ گ ج
" ۱۴۷
تلونڈی
چک ۲۶۷ ج ب
" ۵۶ ج ب
" ۵۰ ستھیالہ
" ۳۶۷ ج ب جلیانوالا
" ۲۶۹ ج ب
" ۷۵
" ۶۶ دصاندرہ
" ۶۷ ر ب
" ۷۷ مومن کے دلیدی والے۔
" ۴۴۸
" ۱۶۷ بیدیانوالہ
" ۷۳
" ۹۳
" ۱۰۰ ر ب رڑکا
" ۴۱۶ سوڈھی
" ۱۴۳ R. G
" ۳۹۴

قائدین و ناظمین اطفال!

کیا آپ اطفال کو سالانہ اجتماع کے لئے تیار کر رہے ہیں؟
کوشش کیجئے کہ آپ کی مجلس کے زیادہ سے زیادہ اطفال اجتماع میں شامل ہوں۔
منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ربوہ

نصاب علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء

نصاب مقابلہ ترجمہ و مختصر تفسیر قرآن کریم۔
معیار اول: قرآن کریم مکمل
معیار دوم: پہلے بیس پارے
معیار سوم: پہلے دس پارے

نصاب مقابلہ مطالعہ حدیث

معیار اول: بخاری شریف (کتاب الجمعہ تک)
معیار دوم: حدیقۃ الصالحین
معیار سوم: چالیس جواہر پارے، نبراس المومنین، احادیث الاخلاق

نصاب تلاوت قرآن کریم

سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی سنانی ہوں گی۔

نصاب مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معیار اول: کتب ماہانہ مطالعہ ۷۹-۱۹۷۸ء + سابق کا نصاب
معیار دوم: کتب ماہانہ مطالعہ + متقدم کا نصاب
معیار سوم: کتب ماہانہ مطالعہ + مبتدی کا نصاب

حفظ نظم

ا۔ اردو نظم محمود کی آمین۔ پہلے دس اشعار
ب۔ فارسی نظم ؎ جان و دلم فدائے جمال محمد است (چار اشعار)
ج۔ عربی نظم - قصیدہ یا عین فیض اللہ کے آخری بیس اشعار۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

نمائش سالانہ اجتماع

پیارے بچو! امسال سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ نمائش کا انتظام کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی ازحد ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار فرما کر نمائش میں بھجوائیں۔ جن میں معلومات کے چارٹس۔ بزرگان کے اقوال۔ کاغذ۔ گتے۔ کپڑے اور کاٹن کے ماڈل وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ براہ مہربانی اس نمائش میں ضرور شرکت فرمادیں۔ اول اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں منیر احمد صاحب ابن محترم میاں احمد دین صاحب نند گڑھ ۲۷ رمضان المبارک (بمطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء) کو بوقت ساڑھے چار بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ بھیجا گیا جہاں نماز تراویح کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(کمال احمد۔ ظہیر احمد۔ نصیر الدین۔ پسران میاں منیر احمد صاحب مرحوم قصبہ کالونی کراچی)

درخواست دعا

میرے ایک عزیز عبدالرشید صاحب درویش آف گوجرانوالہ گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے شدید بیمار ہیں اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بیماری میں کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت دے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالمنان طاہر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس ۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر کو ہوگا۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۳۵

میں Mrs Djuariah زوجہ Mr Ibrahim پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔
میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰ روپے انڈونیشین ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Djuariah
گواہ شد: TJu Tju
Jl. Nagarawangi
BLK 61 Laya
گواہ شد: Abidin
Jl Nagrawangi
BLK 61 Tasik malaya

مسل نمبر ۲۴۲۳۶

میں Mrs R Enjam زوجہ Abidin پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

خاوند کے ساتھ مشترکہ
ایک مکان مالیتی ۲۰,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین
چاول کا کھیت ۵,۰۰,۰۰۰ "
ایک پلاٹ ۲,۵۰,۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۵,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny. R. Enjam
گواہ شد: Ibrahim
Gunung Delam .
24 Cilaper Tasik –
malaya West Jawa
Indonesia
گواہ شد: Tju Tju
Jl. Nagarawangi
Blok No 61 Tasik-
malaya west Java
Indonesia

مسل نمبر ۲۴۲۳۷

میں Mrs Djuwaedah زوجہ Tuju Tuju پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

خاوند کے ساتھ مشترکہ
ایک مکان مالیتی ۱۵,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت مجھے ۱۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Djuwaedah
گواہ شد: Ibrahim
Gunung Dalem 24
Tasik malaya
گواہ شد: Abidin
Jln. Nagarawangi
BLK 61 Tasik malaya

مسل نمبر ۲۴۲۳۸

میں عائشہ بی بی زوجہ چوہدری بلند علی صاحب قوم جھنگل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵ گگھ ضلع بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

بالیاں طلائی ایک تولہ ۱۰۵۰ روپے
حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ "
زمین دس مرلہ بنجر ۱۲۵/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہیں ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری بلند علی صاحب ۵ گگھ ۵ ج ب گگی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ
گواہ شد۔ عبدالحلیم خاں ولد عبدالمنان صاحب وصیت ۱۵۴۴۷
گواہ شد: عبدالرشید ولد بلند علی صاحب سیکرٹری مال

مسل نمبر ۲۴۲۳۹

میں نسیم اختر صاحبہ بنت عبدالغنی صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

بالیاں طلائی وزنی نصف تولہ ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

الامۃ نسیم اختر بنت عبدالغنی صاحب بٹ بمقام چونڈہ ڈاکخانہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ حال چونڈہ
گواہ شد: محمد اسمٰعیل بٹ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ۔

مسل نمبر ۲۴۲۴۰

میں مبارکہ حمید صاحبہ بنت حمید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد کلائی گھڑی مالیتی ۲۵۱ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت میٹرک سکالرشپ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ مبارکہ حمید بنت حمید احمد صاحب محلہ شیخاں، چونڈہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ
گواہ شد۔ ملک محمد اقبال وصیت ۱۲۴۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

اخویم محترم زعیم اعلیٰ / زعیم صاحب مجلس انصاراللہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۸ھش/۱۹۷۹ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ یہ اجتماع بہت سی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ تربیتِ نفس کا بہترین موقعہ فراہم کرتا ہے۔ دعاؤں اور انابت الی اللہ کا ایک مخصوص ماحول ہوتا ہے۔ جماعت کے جیّد علماء کو سُننے کا موقعہ ملتا ہے۔ سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہوتی ہے کہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی زیارت اور ارشادات سُننے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ملنے سے اخوت کا جذبہ نکھرتا ہے۔ ان برکات سے متمتع ہونے کے لئے ازراہِ کرم اِس بابرکات اجتماع میں خود بھی شمولیت فرمائیں اور دیگر انصار کو بھی بھرپور تحریک فرمائیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضور کا یہ ارشاد بھی مدِّنظر رہے کہ ہر چھوٹی مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو اور بڑی مجالس سے زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

ازراہِ کرم اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں:-

۱۔ شوریٰ میں صرف وہی دوست حصّہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اپنی مجلس کی طرف سے منتخب ہو کر آئیں گے۔ زعیم / زعیم اعلیٰ۔ ناظم / ناظم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رُکن ہوں گے۔ دستور اساسی کے لحاظ سے ہر بیس اراکان پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔ آپ براہِ کرم حسب قواعد نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر اسماء مرکز میں بھجوائیں۔ نمائندگان کے اسماء مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵؍اخاء/اکتوبر مقرر ہے۔

۲۔ اجتماع کے انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ ازراہِ کرم اپنی مجلس کے اجتماع کا سالانہ چندہ جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں کوئی دقت نہ ہو۔

والسّلام

ملک حبیب الرحمان

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

(حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدّظلّہا)

میری محترمہ امّاں مرحومہ مغفورہ — بیگم حضرت حافظ سیّد عزیز اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی وفات پر اندرون اور بیرون پاکستان سے بیشمار تعزیتی خطوط و تار آئے جن کا سلسلہ تا حال بھی جاری ہے — اسی طرح امراء جماعت کی طرف سے اور لجنات کی طرف سے تعزیتی خطوط کے علاوہ تعزیتی قراردادیں بھی آئیں اور بیرونِ پاکستان میں جنازہ غائب پڑھنے کی بھی اطلاعیں ملیں جیسے لندن اور امریکہ وغیرہ میں۔

مَیں ان تمام عزیزوں اور احباب کرام کا صحیح معنوں میں شکریہ ادا نہیں کر سکتی جو میرے اس درد و غم میں اس خلوص و محبّت اور انتہائی ہمدردی سے شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین

مَیں اپنی طرف سے اور اپنی بہن سیّدہ ناصرہ بیگم، تینوں بھائیوں عزیزان سیّد کلیم نعیم نسیم کی طرف سے ان سب عزیزوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مَیں انشاء اللہ العزیز بشرطِ زندگی انفرادی طور پر بھی شکریہ لکھوں گی۔ فی الحال اسی نوٹ پر اکتفا کرنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ مسلسل صدموں سے میری طبیعت بحال نہیں۔

مَیں اپنے تمام محسن احباب کرام سے اپنے اس مقدس رشتہ کی وساطت سے جو اُن کے اور خاکسار کے مابین ہے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و سکون دے دے، وہ ہم سے راضی ہو جائے اور آئندہ ہمیں ہر قسم کی آزمائش سے بچائے۔ اصل سہارا وہی ذاتِ باری ہے۔ وہ میرا ساتھ کبھی نہ چھوڑے۔ آمین۔

شکریہ کے ساتھ

خاکسار

"مہر آپا"

پیارے بچوں کے لئے تحفہ

پیارے بچو! شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے ۲ دو نہایت خوبصورت اور دلچسپ کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ کتابیں اتنی دیدہ زیب اور پیاری ہیں کہ بے اختیار انہیں خریدنے کو جی چاہتا ہے۔

اوّل - احمدی مسلمان بچوں کے لئے } قیمت ۲ روپے
پیارے اسلام کی پیاری باتیں }

دوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں " ۲-۵۰ روپے

والدین کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے بچوں کو یہ خوبصورت کتب تحفہ میں دیں۔

آج ہی منگوا لیجیئے!

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

اعلان

۱۔ نصرت انڈسٹریل سکول میں نٹنگ کا آرڈر شروع ہو چکا ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ سویٹر بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔

۲۔ اس کے علاوہ داخلہ جاری ہے سب بچیوں سے درخواست ہے کہ سلائی سیکھ کر اِس نادر موقع سے فائدہ اُٹھائیں مضمون یہ ہیں:-

کٹائی سلائی - نٹنگ مشین، ایمبرائڈری - ہینڈ ایمبرائڈری فیس سپیشل میں رعایت کر دی گئی ہے۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴